روضۂ مقدسہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ

حریم صمدیت

ایماں کی ضیائے طور افگن اس گنبد ضوبار میں ہے
کونین کی دولت قطب جہاں موجود تری سرکار میں ہے

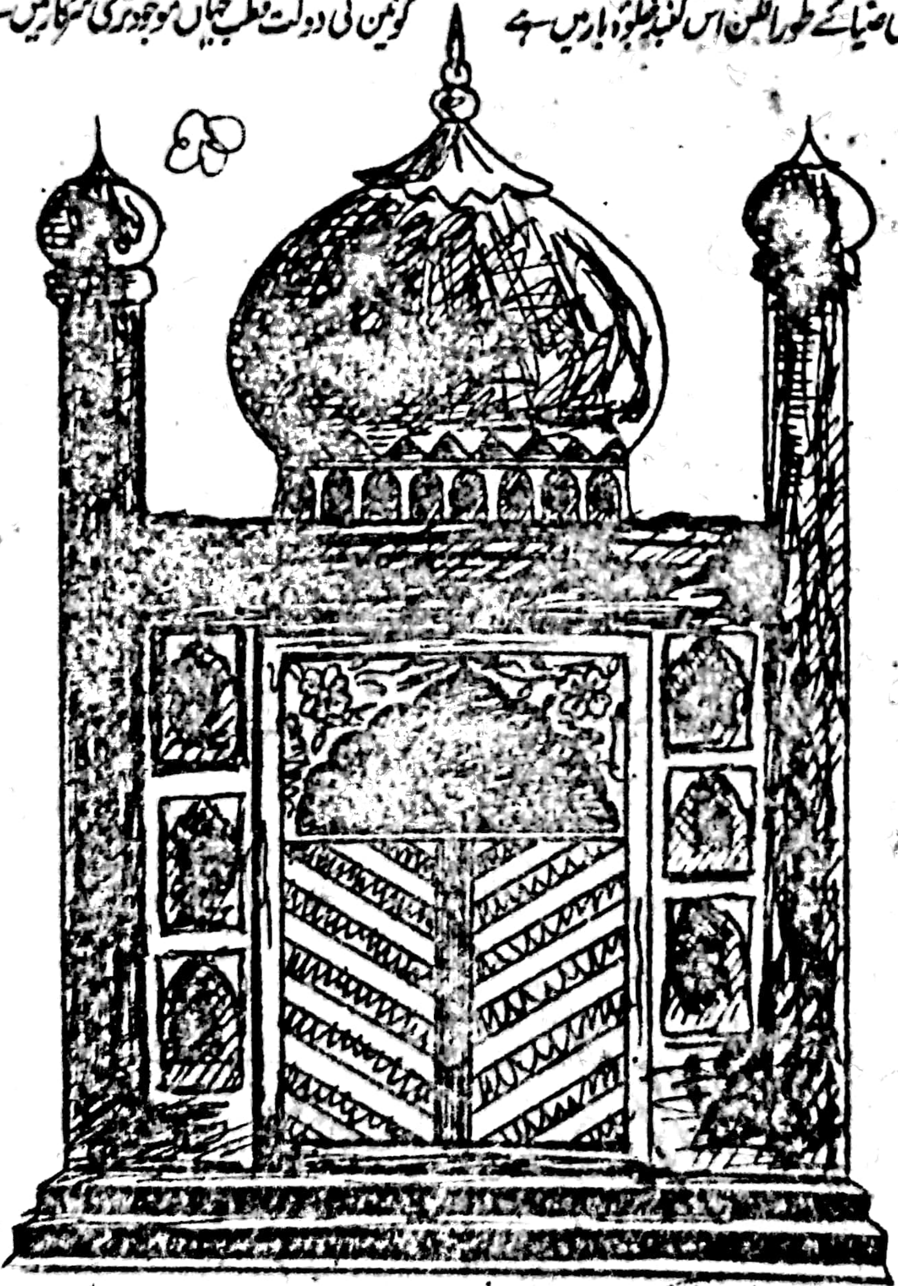

مولفہ مصنفہ:- سید خدمت المدار نجم جعفری مکن پوری ولد سید محمد شفیع عالم جعفری المداری عرف سجادہ نشین آستانہ عالیہ قطب المدار مکن پور شریف

بحسب خواہش جناب مولانا احمد حسین صاحب قادری المداری ساکنہ لال خورد ضلع بریلی خلیفۂ حضرت سید محمد شفیع عالم ممدوح و عزیزم جناب عبدالعزیز طبقاتی

المداری اشرفی و عبدالرشید صاحب طبقاتی المداری اشرفی و عبدالصمد صاحب طبقاتی المداری اشرفی و عبدالوحید طبقاتی المداری و عبدالخالق طبقاتی المداری کی

دعا و عبدالجبار صاحب طبقاتی المداری شیخ پہلوان ساکنان قصبہ ٹانڈہ ضلع مرادآباد و مریدین حضرت شیخ المشائخ سید شفقت مدار جعفری طبع شدہ

رحمۃ اللہ علیہ مکتبہ مداری

MADAARI MEDIA

دم مدار بیڑا پار

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح

سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں

سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات

سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حمدِ بے حد اُس قادرِ مطلق کو سزاوار ہے، ہر چیز کا آغاز اُسی ذاتِ قدیم سے ہوتا ہے کہ جو اصل مسبب الاسباب اور اس کی قدرت ہر چیز میں باہمہ ذات وصفات جاری و ساری ہے۔ ذرّہ ذرّہ قطرہ قطرہ زمین و آسمان، چاند ستارے، سورج نباتات ومعدنیات میں جس کی جلوہ فرمائی ہے، ایسا مالک کل کہ جو تمام عالمین کا پالنے والا ایسا قادر مطلق کہ جس کے حکم بغیر ذرّے کی مجال نہیں جو اپنی جگہ سے حرکت کر سکے، ایسا کریم کہ جس کی بے شمار عنائتیں عالم پر نوازشاتِ پیہم کی بارش کر رہی ہیں، رحیم ایسا کہ جس نے انسان خاک نژاد کے دل کو اپنے جلوۂ خاص سے نوازا۔ وہ ذات لامحدود کہ جو عالم امکان سے بالاتر لیکن یہ شانِ کریمی کہ دل انسان کی جلوہ گاہ، ہر شے میں وہ باہمہ صفات موجود لیکن اس کا عرفان امکان ادراک سے باہر وہ ماورائے ادراک انسانی ہوتے ہوئے بھی انسان پر مہربان اور کیسا مہربان کہ اس خاک نژاد کو بطریق احسن تخلیق فرمایا، اور اپنی کل مخلوقات پر اشرف بنایا، اس اشرفیت کو مصدق فرمانے کے لئے اپنی نوری مخلوق کا مسجود بنایا اور جس نے اس حکم سے انکار کیا اس سے ہمیشہ ہمیش کے لئے ناراض ہوا۔ یہ ناخوشی کا سبب بھی اس خاک نژاد انسان کی اشرفیت پر دلیل ہے، انسان وہ انسان نہیں کہ جو اپنے مالک حقیقی کے احسانات پس پشت ڈال کے اس سے اپنا دل خالی کر دے کہ جس نے انسان کو اپنی حمد و معرفت کے لئے ہی تخلیق فرما کر عقل و بصیرت کے فکر و تجسس بھی ودیعت کیا ہو تو مقتضائے بصیرت یہی ہے کہ انسان اس کی تلاش کے لئے اپنا یہ جیون وقف کر دے، اس قادرِ مطلق کی معرفت حاصل کرنا چاہے تو امکانِ بشر نہیں، لیکن تخلیق کا یہ مقتضا کہ معرفت بغیر انسانیت نامکمل اس عالم مادی میں وہ ذات بے عیب کو جو مادیت سے ماوری ہو کیوں پائی جا سکتی ہے اور یہ زبان گنگ اس کی تعریف میں کیا کھل سکے، کہ جو باہمہ ذات وصفات مو

Www.MadaariMedia.Com

سے ماوریٰ، ہرگز ہرگز امکان بشر نہیں جو اس کی تعریف میں ایک لفظ بھی کہہ سکے، اور قدرت قلم نہیں جو اس خلاق مطلق کی توصیف میں ایک حرف بھی لکھ سکے نظم :-

کہدو یہ رضواں سے جاکر خلد میں ۔ لاکے دے سامان لکھنے کا ہمیں !　چاہئے خامہ کو شاخ نخل طور
…سیاہی کو سواد چشم حور ۔ ہاں بنائے ساغر خلقت مداد　آب کوثر اس میں ہو حسب مراد
اج ہم لکھتے ہیں نعت مصطفےٰ ۔ غل ہے ہر سو مرحبا صلِّ علیٰ　وہ محمد مصطفےٰ شاہِ اُمم !
وہ محمد مصطفےٰ بحر کرم ۔ وہ محمد مصطفےٰ شاہِ زمن !　عین حق محبوب رب ذوالمنن
وہ محمد مصطفےٰ نور خدا ۔ وہ محمد شافع روز جزا　محسن انساں محمد مصطفےٰ
رحمت یزداں محمد مصطفےٰ ۔ وہ محمد رحمۃ العالمیں !　وہ محمد مالک دنیا و دیں
وہ محمد باعث ایجاد حق ۔ نور سے جن کے ہوئی بنیاد خلق　وہ محمد انبیا کے پیشوا
…محمد اولیاء کے رہنما ۔

نعت

پھر زباں پر محمد کا نام آگیا ۔ ہوش اے دل کہ وقت سلام آگیا　چھلکے پلکوں سے اشک غم مصطفےٰ
…ص میں یعنی کوثر کا جام آگیا ۔ تخت خواجگی … کے لئے　دہر میں بادشاہ عوام آگیا
اپنے اعمال بخشش کے قابل نہ تھے ۔ نام احمد مگر اپنے کام آگیا　آئی یثرب سے موج ہوا یا نہیں
مژدۂ زندگی دوام آگیا ۔ یک بیک دل میں کیوں جان سی آگئی　کیا محمد کا کوئی پیام آگیا
…ے دل کوئی حسرت نہ رہ جائے اب ۔ پیش سرکار اب تو غلام آگیا　جب بھی سر پر مرے آئی کوئی بلا
…ے لب پہ محمد کا نام آگیا ۔ وہ ہی دل قید ہستی میں آزاد ہے　جس پہ زلف محمد کا دام آگیا
…یسے نجم اب اور کیا چاہئے ۔ جب محمد کے بندوں میں نام آگیا ؎

البتہ درود و سلام اس برگزیدہ پڑھنا چاہئے اور دل و جان سے ایسے رسول انام پر نثار ہونا چاہئے، کیسا رسول عالم کا اصول سلطان دین ہادی ہو… راز دار اسرار فعلمت علم الاولین والاخرین واقف رموز کُنتُ نَبِیًّا وَّ آدَمَ بَیْنَ الْمَآءِ کرتا… شمع شبستان نبوت سراج بزم رسالت جب وہ نور خدا کا مقبول ہوا سب سے پہلے حمد الٰہی … ہوا۔ ایسی ریاضت کی کہ لاکھوں برس سر سجدے سے نہ اٹھایا، جب معبود حقیقی نے اس کو جامہ

Www.MadaariMedia.Com

انسانی پہنایا، معشوق خاص سمجھ کر سایہ سے بھی جدا فرمایا۔ ارشاد ہوا اے حبیبؐ میرے میں آج تم کو خلعت نبوت پہناتا ہوں، رسول آخر الزماں بناتا ہوں، حضرتؐ نے دست ادب باندھ کر عرض کیا کہ خداوند عالم تیرا ارشاد میں نے فرض کیا، گو تجھ کو عزیز ہوں مگر ایک تیرا بندۂ ناچیز ہوں، بوجھ اُمت کا بار گراں ہے اس کے اٹھانے کی مجھ کو طاقت کہاں ہے جب تو نے مجھ کو مالک اُمم کیا ان کی رہنمائی کا چراغ میرے ہاتھ میں دیا تا حیات اپنی تیری عبادت اُمم ان کو ہدایت کروں گا، لیکن بمصداق كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ، آخر ایک دن مزہ موت کا چکھوں گا امت کا کون کفیل ہوگا۔ حکم ہوا اے حبیبؐ میرے یہ کیا خیال ہے میرا نام ذوالجلال ہے تم خوش ہو اور اس بات کو یاد رکھو وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى قسم ہے مجھ کو اپنے عزت و جلال کی اور تمہارے حسن و جمال کی خوش ہو اور یاد رکھو کہ تمہاری نسل سے اور امت میں ایسے ایسے بزرگ ہوں گے کہ جو أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ کے مصداق بن کر اپنے اپنے مرتبہ پر عروج کریں گے اور اے محبوب میرے مجھکو تیری خوشی منظور ہے، آزردہ نہ ہو، اور تیری نسل سے ایک بزرگ جلیل تر مختار بحر و بر عرش وقار سیّد بدیع الدین قطب المدار پیدا کروں گا۔ جو تیرے دین کی بدرجہ اتم اشاعت کریگا۔ اس کی دل جوئی مجھ کو اس قدر عزیز ہے کہ مختار کل اس کو بناؤں گا اور کارخانۂ قدرت کا دارومدار اس کی ذات پر رکھوں گا اس کی راہ پر چلنے والا کبھی گمراہ نہ ہوگا، اس کا چاہنے والا مجھے محبوب اور اس سے بغض رکھنے والا میرا دشمن ہوگا، اس کے زیر دامن جو لوگ آئیں گے اُن پر سے نار دوزخ حرام کر دوں گا اور اس کی محبت جس کے دل میں ہوگی اس کو فکر دنیا و آخرۃ سے اس قدر مستغنی کر دوں گا کہ دنیا میں؛ نہ اس کو کسی قسم کا رنج ہوگا نہ آخرۃ میں شرمندگی ۔

منقبت :-

نہ ہے جنّت کا وہ بھوکا نہ ہے پیاسا وہ کوثر کا — نہ بس آسودۂ رحمت ہے بندہ آپ کے در کا

ترے ہاتھوں کے صدقے کیف عرفاں بانٹنے والے — ادھر بھی ایک چھینٹا بادۂ حُبِ پیمبر کا

تمہاری دید کا دعویٰ کروں جو میں بدیع الدین — ارے لاؤں کہاں سے حوصلہ قاضیٔ مطہر کا

نہیں تیرے سوا کوئی ہوا ہے متقی ایسا — کہ جس نے ایک روزہ رکھ لیا ہو زندگی بھر کی طرح

نیازِ زار اتنا مطمئن ہے تیری مدحت سے — بصد شوق گناہ اس کو نہیں ہے خوف محشر کا

الْعِلْمُ

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۔ واضح ہو کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ جناب

جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ خبردار ہو جاؤ اللہ کے دوستوں کو نہ خوف ہے اور نہ رنج ہوگا، مفسرین اس آیت پاک کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ آیت پاک کل اولیاء اللہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ الا واسطے ہم لوگوں کے تنبیہ کی ہر آنا، تاکید کی ہے تاکہ مراتب اولیاء اللہ میں انکار نہ ہو، اسی طرح وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کے معنی یہ ہیں کہ ان کو نہ غم ہر اور نہ ہوگا۔ باری تعالٰی نے اپنے دوستوں کی تسکین وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ سے فرمائی ہے اسی لئے نہ دنیا میں ان پر نزولِ بلیات ہوگا آخرۃ میں نہ مبتلائے عذاب ہوں گے۔

بلغ اللہ صلوٰۃ الرسول اعظم وعلی روح ولی قطب مدار العالم

اے حاضران بزم قطب المدار ذکر آل اظہار یہاں سے واضح ہو کہ محبوب یزدانی دلیوں کے ولی درج ولایت کے نگیں، جنت کے مکیں بوستان معرفت گلستان مصطفوی شمع شبستان شاہ لافتی مصباح الزم صاحب حل اتی مامن درماندگان معاون بیکساں لخت جگر سید ابرار نور بصر حیدر کرار مقبول بارگاہ رب العالمین حضرت سیدنا و مرشدنا مولٰنا سید بدیع الدین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا اظہار ذکر ہے، کنیت آپ کی ابو تراب ہے، لمعا انوار ماہ عرب ہے، مہر درخشاں خاور حلب ہے ذکر اس سید جن و بشر کا وہ ذکر ہے کہ جس کے سننے سے فرد گناہ صاف ہو جائیگی خطائے خاطیان درگاہ الہی سے معاف ہو جائے جو بشر بطیب خاطر اس بزم میں حاضر ہوتا ہے یا اس سلسلہ عالیہ طبقاتیہ مداریہ میں داخل ہوتا ہے، خلاق دو عالم اس کو داخل حسنات فرماتا ہے۔

ذکر ولادت باسعادت حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ

آپکی والدہ مکرمہ حضرت بی بی اجرہ فاطمہ ثانی سے منقول ہے کہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار مدارِ اعظم رضی اللہ عنہ جب شکم مادر میں رونق افروز ہوئے آپ کی والدہ مکرمہ فرماتی ہیں کہ مجھ کو عجائبات معلوم ہوئے یعنی پہلے مہینہ کی شب میں حضرت سرکار دو عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بشارت فرمائی اور فرمایا اَلْمَدَارُ هُوَ الْقَرَارُ۔ تیسرے مہینہ میں بشارت دی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اور خوش ہو ہاجرہ کہ تمہارے شکم میں ولی ازلی رونق افروز ہے، اور فرمایا اَلْمَدَارُ كَفَرَ اللّٰهُ وَلَا غَيْرَ اللّٰه غرض اسی طرح چوتھے مہینہ کی شب کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بشارت فرمائی اور فرمایا اَلْمَدَارُ مُحَافِظَةُ الْعِلْمِ

وَالعَالَمُ بِیَدِ المَدَارُ المَدَارُ جَمِیلٌ کَمِثْلِ الجَمَالُ ۔ پانچویں مہینہ میں بشارت دی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اَلمَدَارُ مَحَلٌّ بَینَ النُّبُوَّۃِ وَالوِلَایَۃِ چھٹے مہینہ کی شب میں مولائے کائنات علی علیہ السلام نے بشارت فرمائی اور ارشاد فرمایا اَلمَدَارُ مَدَارُ کُلِّ الاَشْیَآءِ ساتویں مہینہ میں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بشارت دی اور فرمایا اَلمَدَارُ بَرزَخٌ بَینَ النُّبُوَّۃِ وَالوِلَایَتِ آٹھویں مہینہ میں حضرت شہید کربلا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بشارت دے کر فرمایا اَلمَدَارُ شَانُ رَبِّہٖ بَشِیرٌ، نویں مہینہ میں حضرت بی بی ہاجرہ فاطمہ ثانی آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ بوقت ولادت باسعادت صدائے غیب میرے کان میں آئی یاعبدی لک بشریٰ ھٰذا ولدک ولی اللہ ومدار اللہ ۔ غرض کہ اسی عرصہ میں وہ گوہر صدق وصفا جواہر نور وضیا لمعۂ نور خدا سلطان اولیاء برہان الاصفیا اکمل العلماء متقدمین افضل الفضلاء خاتم ولایت الکبریٰ تاج العاشقین برہان المحققین اُسوۃ السالکین وارث الانبیاء والمرسلین آقائے نامدار مولائے باوقار شہنشاہ اولیائے کبار برگزیدۂ پروردگار حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رونق بخش باغ نبوت اور رکن ارکین اسلام فتوت آفتاب برج شریعت درۃ التاج بحر حقیقت رفعنا مکاناً علیناً کا برج حمل سے نمودار ہو کر یکم شوال بوقت صبح صادق یوم پیر ۲۴۲ھ میں وہ صاحب عالم زیب دہ مکان علی جلبی ہوا، واہ واہ برحکم اللہ تعالیٰ جس وقت کہ وہ بحر کرم گلشن مصطفوی، بلبل بوستان حیدری، فیض عمیم میدانِ سیاحت حدوث میں جلوہ گر ہوا، ہر گوشۂ مکان سے صدائے تہنیت بلند، ہر در و دیوار سے آواز سلام آرہی تھی ۔

سلام :-

قطب ہر دو سرا سلامٌ علیک — سرورِ اولیاء سلامٌ علیک — میرے مشکلکشا سلامٌ علیک
ابن شیر خدا سلامٌ علیک — طرۂ تاج صالحیں ہو تم — رہبر اتقیا سلام علیک
ہادی دیں مہدی ملت — پیشوا، رہنما سلامٌ علیک — غنیم بیشۂ الست ہیں آپ
خاصۂ کبریا سلامٌ علیک — اولیاء سر جھکا کے کہتے ہیں — اے شہِ اصفیاء سلامٌ علیک
جملہ مخلوق کی طرف سے شہا — تا بہ روز جزا سلامٌ علیک — دیکھ کر جلوہ شہ کا بولے شکوہ

مرحبا مرحبا سلام علیک

نقشہ حسب نسب حضرت امام العالمین سیدنا سید بدیع الدین مدار اعظم رضی اللہ عنہ

مع سنوات ولادت (از رسالہ المدار)

اسمائے گرامی	جائے پیدائش	وقت	دن	تاریخ ولادت	سنہ	کیفیت
حضرت سید بدیع الدین قطب مدار رضہ	شہر حلب	صبح صادق	دوشنبہ	یکم شوال المعظم	سنہ ۲۴۲ھ	
بن سید قدوۃ الدین عرف علی حلبی رضہ	مدینہ منورہ	"	پنجشنبہ	۱۷ رجب المرجب	سنہ ۲۱۹ھ	
بن حضرت سید بہار الدین رضہ	"	"	چہارشنبہ	۱۴ جمادی الآخر	سنہ ۱۹۹ھ	
بن حضرت سید ظہیر الدین رضہ	"	"	دوشنبہ	۱۷ ربیع الاول	سنہ ۱۷۴ھ	
بن سید احمد عرف اسمٰعیل رضہ	"	"	چہارشنبہ	۱۴ شعبان المعظم	سنہ ۱۵۹ھ	
بن حضرت سید محمد رضہ	"	"	یکشنبہ	۲۱ رجب المرجب	سنہ ۱۲۹ھ	
بن حضرت سید اسمٰعیل رضہ	"	"	شنبہ	۱۱ ذی الحجہ	سنہ ۱۰۴ھ	
بن حضرت امام جعفر صادق رضہ	"	"	دوشنبہ	۱۲ ربیع الاول	سنہ ۸۳ھ	
بن حضرت امام محمد باقر رضہ	"	چاشت	جمعہ	۳ صفر المظفر	سنہ ۵۷ھ	
بن حضرت امام زین العابدین رضہ	"	"	شنبہ	۹ شعبان	سنہ ۳۸ھ	
بن حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام	"	"	"	۵ شعبان	سنہ ۴ھ	
بن حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ	بطن کعبہ معظمہ	چاشت	جمعہ	۱۳ رجب المرجب	.	عام الفیل کے تیس ۳۰ سال بعد

نسب مادری قطب الاقطاب قطب المدار حضرت سیدنا سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

والدہ مکرمہ حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ حضرت بی بی ہاجرہ ملقب فاطمہ ثانی خاص الملک بنت سید عبد اللہ

بن سید زاہد بن سیّد محمد بن سیّد عابد بن سیّد ابو صالح بن سیّد ابو یوسف بن سیّد ابو القاسم محمد ملقب بہ نفس زکیہ بن سیّد عبد اللہ محض بن سیّد حسن مثنیٰ بن سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بن سیّدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

مومنوں مقام غور ہے کہ جب وہ آفتاب صمدیت مطلع انوار الٰہی واقف کار اسرار قدرت حق سے ضیا بخش سرزمین حلب ہوا، پیدا ہوتے ہی سجدہ سوئے قبلہ کیا پھر سر اٹھا کر اپنے باری تعالیٰ سے مخاطب ہو کر چند الفاظ عربی زبان گوہر فشاں سے ارشاد فرمائے جس کا ترجمہ اردو یہ ہے :-

تو ہے خالق تمام عالم کا ۔ تو ہی مالک ہے جن و آدم کا ۔ غم نصیبوں کا آسرا تو ہے
بحر ہستی میں ناخدا تو ہے ۔ تیرا محبوب واجب تکریم ۔ اس پہ لاکھوں صلوٰۃ اور تسلیم

مومنوں محبت والدین کا کیا حال لکھوں کہ کس قدر آپ کو چاہتے تھے جو بیان سے باہر ہے کہ ایک ساعت مفارقت گوارا نہ تھی حرف ناز سے پالنا اور ہر وقت یعقوب وار اس ماہ کنعاں کو پیش نظر رکھنا آخر کار گل گلستان مصطفوی، بلبل بوستان مرتضوی جب پانچ سال کے ہوئے تب آپ کے والدین نے بصد شادمانی اپنے نور عین کو برائے حصول علم حضرت مولیٰنا حذیفہ شامی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے وقت کے بے نظیر عالم متبحر اور خدا پرست بزرگ تھے تنا، فرمایا۔ حضرت مولانا حذیفہ شامی رحمۃ اللہ علیہ اس ہونہار شاگرد اور ولی ازلی کی طرف بغور دیکھ کر بہزار نقد خریدار ہو کر اس طرح زبان مبارک پر لائے

ہے صورت نبیؐ کی تو سیرت علیؓ کی ۔ یہ شبیر خصلت میں شبر کی خو ہے ۔ یہ ہے سر بسر مجموعۂ پنجتن !
یہ انسان کامل بشان علو ہے ۔ مدار جہاں ابر رحمت تمہارا ۔ زمانے پہ چھایا ہوا چار سو ہے

روایت ہے کہ آپ کے استاد حضرت مولیٰنا حذیفہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت قطب المدار سید بدیع الدین شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بوقت درس حرف (الف) کے خود معنی بیان کئے اسی طرح جو حرف میں تعلیم کرتا تھا، اس حرف کے معنی خود بیان کر دیتے تھے، اور ایک ماہ میں جتنا علم دیگر شاگرد حاصل کرتے آپ ایک روز میں یاد کر لیتے، غرضکہ کل علوم مثل علم کتب الٰہیہ توریت، انجیل، زبور، قرآن پاک، فقہ حدیث سب کچھ چودہ سال کے سن میں کماحقہ حاصل کر لئے اور کلام الٰہی فقہ و حدیث کے ایسے باریک نکات و اسرار ظاہر کر دیئے، کہ جس کو سن کر ہمعصر علماء سخت متعجب رہ جاتے تھے اور آپ کی شان مبارک میں ایسا زبان پر لاتے

مدارِ جہاں نورِ خیر البشر ہیں ۔ مدارِ جہاں عالمِ بحر و بر ہیں ۔ مدارِ جہاں نازشِ انبیا ہیں
مدارِ جہاں زبدۃ الاولیا ہیں ۔ مدارِ جہاں ہیں وحیدِ یگانہ ۔ مدارِ جہاں ہیں امامِ زمانہ
مدارِ جہاں سرورِ عارفیں ہیں ۔ مدارِ جہاں خسروِ سالکیں ہیں ۔ مدارِ جہاں عالموں کے ہیں عالم
مدارِ جہاں ہیں مکرم معظم ۔ مدارِ جہاں ابنِ ختم الرسل ہیں ۔ مدارِ جہاں آپ مختارِ کل ہیں
مدارِ جہاں نجم کے راہبر ہیں ۔ مدارِ جہاں ہادیِ بحر و بر ہیں

الغرض آپ حضرت مولینا حذیفہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کے فیضِ علم سے چودہ سال کی عمر ہی میں تمام علوم ظاہری میں مکمل ہو گئے۔ اور آپ کے علم کا شہرہ تمام عالم میں ہو گیا، آپ کے ہمعصر علماء آپ کے علم و فضل کے قائل تھے، آپ اس وقت کے امامِ علم علامہ حلبی سید بدیع الدینؒ کے نام سے مشہور تھے باوجود اس شہرت کمال کے آپ کے دل میں ایک میٹھا میٹھا درد علم العرفان کے حصول کا رہتا تھا، اس لئے کہ منشائے قدرت کچھ اور تھا، اس معبودِ حقیقی نے ازل ہی کے دن سے آپ کو علمِ معرفت و حقیقت سے نوازنے کے لئے چن لیا تھا، پھر کیسے آپ محض علمِ ظاہری پر اکتفا کرتے، دل تھا کہ محبتِ الٰہیہ کے لئے بیتاب تھا، پاؤں تھے کہ دشتِ جنون عشق کی طرف بڑھ رہے تھے، نگاہیں تھیں کہ لطف و کرمِ ربانی کی راہ دیکھ رہی تھیں، واہ ری قدرتِ بے نیاز کہ جوہر طالبِ حق کو خوش آمدید کہنے اور رہبرِ راہِ عشق کو سہارا دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے، چنانچہ اپنے بندۂ خاص کو جو اس کی یاد کا درد اپنے دل میں بسائے ہوئے تلاشِ حق میں سرگرداں تھا، پروردگارِ عالم نے نوازا اور بدرجہ اتم نوازا، یکایک ایک رات آپ کو اپنے جدِ امجد حضرت سردارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی پشت پر بہ ہزار شفقت و مہربانی اپنا دستِ مبارک رکھ کر ارشاد فرمایا اے فرزند قسامِ ازل نے تجھ کو ولیِ ازلی بنایا ہے۔ اور وہ سعادتیں جو روزِ میثاق سے تیرے لئے مقدر کر دی ہیں انھیں حاصل کرنے کی کوشش کر جب آپ بیدار ہوئے تو باآوازِ بلند درود شریف پڑھ رہے تھے، اسی اثنا میں آپ کے والدِ محترم حضرت مولینا قاضی سید قدوۃ الدین عرف علی حلبی رحمۃ اللہ علیہ نمازِ تہجد کے لئے اٹھے، انھوں نے حضرت سیدنا سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ سے بالجہر درود خوانی کا سبب دریافت فرمایا، آپ نے بشرح و بسط خواب کا حال اپنے والدِ محترم کی خدمت میں عرض کیا۔ انھوں نے سن کر دعاؤں کے ساتھ مبارکباد دی، اور ارشاد فرمایا کہ جاؤ پہلے

حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کرو، بعد ادائیگی حج جدِ امجد سردارِ کونین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہونا۔
انشاء اللہ تعالےٰ تمہارے حصہ کا جو ہے وہ ملے گا، آپ اپنی والدہ مکرمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حج کی اجازت
لے کر بعد نمازِ فجر شہر حلب سے روانہ ہو گئے۔ آپ کا طریقہ راہروی یہ تھا، کہ جگہ بہ جگہ عبادت و ریاضت کرتے ہوئے وشت و
جبل میں خدائے واحد کے جبروت کا سکہ جماتے ہوئے منزلیں طے فرما رہے تھے، اثنائے راہ میں آپ کو ایک غار ملا
آپ نے اس غار کو اپنا عبادت خانہ قرار دیا اور ایک مدت عبادت و ریاضت میں مصروف رہے ایک دن ناگاہ ندائے
غیبی کان میں آئی، آپ نے سنا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ اے طالب عرفان ذات بشارت ہو تجھ کو کہ اس معبود حقیقی نے
تیرے اوپر اپنے رحم و کرم کے دروازے کھول دیئے، اور تجھ کو خاصانِ خدا میں سربلند فرمایا تیرے لیے جو رموزِ ازلیہ
مختاری کل اور انحصار عالمین منتخب کیا تھا، وہ ودیعت فرمایا، اٹھ اور مدینہ منورہ جا کہ تیرے جدِ امجد سردارِ کونین،
حبیب کبریا امام الحرمین صدر نشین بزم اسرا صلی اللہ علیہ وسلم منتظر ہیں۔ آپ یہ ندائے غیب سن کے باغ باغ ہو گئے
اور سجدۂ شکر بجا لا کر قطع منازل کر کے مکہ معظمہ پہونچے ۲۵۵ھ میں آپؒ نے پہلا حج ادا فرمایا، بعد ادائیگی
بہ سمت مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔ جوں جوں دیارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوتے جاتے تھے، دل کی
بیتابی بڑھتی جاتی تھی یہاں تک کہ وہ مقام آ ہی گیا جسے دل چاہتا تھا اور نگاہیں ڈھونڈ رہی تھیں پھر کیا تھا
آپ بصد ذوق و شوق مدینۃ الرسل میں داخل ہوئے اور گنبد خضرا میں باریاب ہو کر صلوٰۃ و سلام کی ڈالی پیش کی،
مرقد مبارک سے آواز آئی السلام علیک یا ابنی اہلاً و سہلاً، مرحبا آپ نے مرقد پاک کو بوسہ دیا اور مزار فائض الانوار
کے پائیں سے آنکھیں ملیں اور سات مرتبہ طواف کر کے درود خوانی میں مشغول ہو گئے، اچانک آپ پر کچھ غنودگی
طاری ہوئی، اسی عالم میں آپ کو سردارِ دو عالم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت کے شرف سے مشرف فرمایا
اسی شب کو عالم روحانی میں اپنی نسبت خاص یعنی سلسلہ اویسیہ سے نوازا اور نعمات باطنی سے آپ کے قلب
کو مالا مال فرمایا اور جناب ولایت مآب امیر المومنین علی علیہ السلام کے سپرد فرما کر یہ ارشاد فرمایا کہ یہ جوان تمہاری نسل
سے سعید ازلی ہے اللہ تعالےٰ نے روز میثاق سے اس کو مقام صمدیت محبوبیت عطا فرما کر مدار العالمین کیا
ہے اس کو عرفان کے علوم کی تعلیم کرو چنانچہ علی علیہ السلام نے تمام علوم باطنی سے مالا مال فرما دیا، اس کے
آپ مدینہ منورہ کچھ دن مقیم رہے، پھر واپس اپنے وطن شہر حلب آ گئے۔ ۲۵۶ھ میں حضرت شیخ ابو نصر عبد الواحد

سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ انھوں نے حضرت خواجہ سلطان العارفین بایزید بسطامی عرف طیفور شامی رضی اللہ عنہ کے متعلق بہت کچھ بیان کیا، آپ نے ان کی زبانی بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام مبارک اور ان کے صفات سن کر دوبارہ حج کا ارادہ فرمایا، والدین سے اجازت حاصل کر کے ایک قافلہ کے ساتھ یروشلم یعنی بیت المقدس روانہ ہو گئے۔ وہاں پہونچ کر ایک پہاڑ پر بایزید بسطامی عرف طیفور شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے نہایت شفقت و مہربانی سے اپنے قریب آپ کو جگہ دی، آپ نے ارادہ بیعت کا ظاہر کیا حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے ۱۵ شوال المکرم شب جمعہ بعد نماز مغرب ۲۵۹ھ میں آپ سے صحن بیت المقدس میں لیجا کر عہد سلسلہ لیا، آپ نے حسب حضرت خواجہ سلطان العارفین بایزید بسطامی عرف طیفور شامی رضی اللہ عنہ سے نسبت ظاہری حاصل کر لی، حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے کشف کے ذریعہ ملاحظہ فرمایا تو آپ کو ہر جہتی بلندیوں سے مرتب پایا اسی وجہ اسی وقت آپ کو خرقہ خلافت عطا کر کے حج بیت اللہ کی اجازت دی اور آپ کا سینہ اپنے سینے سے مس فرما کر دعا دی چنانچہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ ظاہری بیعت حاصل کر کے عازم حرمین کاظمین شریفین ہوئے وہاں پہونچکر مقیم ہوئے، زمانہ حج قریب تھا آپکو زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا بعد فراغت حج مدینہ منورہ پہونچکر دربار رسالت میں دوبارہ باریاب ہو کر صلوٰۃ وسلام کے بعد مصروف درود خوانی ہوئے ایک رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عالم خواب میں ارشاد فرمایا اے لخت جگر ہندوستان جاؤ اور مخلوق خدا جو گمراہی وضلالت کے دھندلکے میں ہے اس کو ایمان اور عرفان کی روشنی میں بلاؤ، چنانچہ حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ حسب الحکم سرکار دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم عازم ہندوستان ہوئے قطع منازل بہ طے مراحل کر کے بصریٰ تشریف لائے وہاں سے ایک جہاز پر سوار ہو کے عازم ہندوستان روانہ ہوئے، جہاز پر آپ نے تبلیغ وہدایت کا سلسلہ شروع کیا لیکن وہ بدبخت جہاز پر سوار تھے آپ کے ساتھ گستاخیوں سے پیش آنے لگے، پروردگار عالم اپنے دوست کی جناب میں گستاخی برداشت نہیں فرماتا بایں وجہ وہ جہاز طوفان میں پھنس کے تباہی میں آیا اور وہ سب مردودان ازلی غرق بحر اجل ہو گئے، آپ ایک تختے پر بہتے بہتے قدرت خدا سے کنارے جا لگے، آپ نے زمین پر پہونچ کر نماز شکرانہ پڑھی اور ایک سمت روانہ ہو گئے اسی جگہ دو ابدال صحرائی سے ملاقات ہوئی، انھوں نے سرکار سرکاراں حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ

کو ہاتھوں ہاتھ ایک باغ جنت نشاں میں پہونچایا۔ وہاں ایک بڈھے پیر مرد شکل نورانی نہایت بزرگ دکھلائی دیئے انھوں نے آپ کا نام لیکر سبقت سلام کی اور کہا:۔ "خواجہ! انتظارت می کشد۔" آپ نے فرمایا آپ میرے نام کیا واقف ہیں پھر انھوں نے تبسم فرمایا اور کہا کہ آپ وہ شخص ہیں کہ آپ کے نام سے تمام عالم علوی و سفلی واقف ہیں اور اُن مرد بزرگ نے ایک جانب اشارہ کیا چنانچہ آپ اسی سمت روانہ ہوئے سامنے ایک مکان رفیع نظر آیا جس کے یکے بعد دیگرے سات دروازے تھے، اور ہر دروازے پر ایک مرد بزرگ صورت اسی طرح سے استادہ تھا اور ہر ایک اسی طور سے پیام و سلام کے ساتھ پیش آیا۔ الغرض ساتوں دروازے طے کر کے صحن میں پہونچے تو دیکھا کہ شہ نشین میں ایک تخت رفیع الشان پر حضرت سید الانام علیہ التحیۃ والسلام جلوہ فرما ہیں حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر بکمال آغوش شفقت میں جگہ دی، تھوڑے عرصہ میں ایک فرشتہ ایک ہاتھ میں طعام اور دوسرے ہاتھ میں لباس لئے ہوئے موجود ہوا حضور علیہ التحیۃ والسلام نے اپنے دست حق پرست سے نو لقمے کھلائے، جس کے سبب سے تمام حال از عرش تا ثریٰ مکشوف ہوگیا، اور ارشاد ہوا کہ اب تم کو احتیاج اکل و شرب کی نہ ہوگی، اور دستار و پیرہن ازار و نقاب مرحمت ہوا اور یہ ارشاد ہوا کہ یہ لباس تمہیں عمر بھر کفایت کریگا نہ کبھی میلا ہوگا نہ پرانا اور فرمایا کہ اے فرزند جو مرتبہ تجھے آج ملا ہے اولیاء اللہ کی صف میں کسی کو نہ حاصل ہوا ہے اور نہ ہوگا رب العالمین نے میری ذات پر تمام مراتب کا اختتام فرمایا ہے یہ دو مرتبے بھی میرے رحیم نے میرے ہی لئے رکھے تھے ایک شہادت اور دوسرا صمدیت، شہادت میں نے نور عینین لخت جگر حسنین کی طرف منتقل کر دی، اور صمدیت تیری طرف اس لئے کہ مرتبہ صمدیت کو میں اختیار کرتا تو تبدیل لباس اور خورد و نوش ترک کرنا میری امت پر مسنون ہو جاتا، بایں وجہ میں نے اپنے نسل سے حسنین پاک اور تیری ذات کو ان مراتب کے لئے منتخب کیا پھر ایک دالان کی طرف اشارہ فرمایا اس دالان میں ایک تخت پر تکلف آراستہ تھا۔ ارشاد ہوا کہ آج سے تو مدار کل ہے اور تیری ذات پر تمام عالمین کے قیام کا انحصار ہے تو اس تخت کو اپنے قیام سے زینت دے کہ اس تخت کے حامل ملائکہ ہیں اور یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو پروردگار عالم نے عطا فرمایا تھا، تو اس تخت پر بیٹھ کر تمام عالم کی سیر کر، یہ حکم پاتے ہی حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ اس تخت پر جلوہ افروز ہوئے، یکایک دیکھا نہ وہ مکان ہے اور نہ سردار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔ البتہ وہ لباس جو عطا ہوا تھا زیب تن ہے اور تخت معلق ہوا میں اڑتا ہوا

رواں ہے ۔ آپ جس سمت قصد فرماتے تھے اسی سمت تخت جاتا تھا، غرض اسی طرح آپ سیر و سیاحت فرماتے ہوئے
گجرات تشریف لائے جوں ہی آپ کا تخت سرزمین ہندوستان میں اُترا دشت و جبل سے مرحبا مرحبا کی صدائیں الصلوٰۃ والسلام
کے ساتھ بلند ہونے لگیں آپ کی آمد کی خبر سُنکے حضرت محمد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ گجرات آکر حضرت سرکار سرکاراں سیّدنا
سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے، حضرت سیدنا بدیع الدین قطب المدار
رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے نقاب چہرہ سے ہٹایا حضرت شیخ محمد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ معہ حاضرین کے قدموں پر
گر پڑے اور اسی دن شیخ محمد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور حاضرین دربار نے آپ کے دست حق پرست پر عہد بیعت کیا۔
حضرت شیخ محمد لاہوری نے نسبت حاصل کرکے ہدایات مرشد سے مستفیض ہوئے، اور اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ میں
امسال حج کا ارادہ کر رہا تھا اسی اثناء میں آپ کا غلغلۂ کرامات سُن کر دل میں اشتیاق بیعت پیدا ہوا اور آپ کی آمد
کا شہرہ سُنکے دولت نسبت حاصل کرنے کے لئے چلا آیا جب آپ نے حج بیت اللہ کا ارادہ سُنا تو فرمایا کہ اے
محمد لاہوری تم گرد اگرد میرے سات مرتبہ طواف کرلو تمہارا حج ہو جائے گا، حکم مرشد کا سنتے ہی فوراً طواف میں مصروف
ہوگئے دیکھتے کیا ہیں کہ فی الواقع خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں اور بہت سے طواف میں مصروف ہیں جب یہ حج بیت اللہ
سے فارغ ہوگئے تھوڑی ہی دیر کے بعد دیکھا کہ حضرت عمدۃ الکاملین امام العالمین سید بدیع الدین قطب المدار
رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہیں اب بار بار یہ خیال آتا ہے کہ خدا جانے یہ حج ادا بھی ہوا یا نہیں، دوسرے
دن آپ نے محمد لاہوری کو قریب بلا کر ان کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا دیکھتے کیا ہیں کہ ملک حجاز میں موجود ہیں اور حضرت سید
بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کی آواز سُنی کہ فرماتے ہیں کہ جب تک موسم حج آئے وہیں رہو الغرض پانچ مہینے محمد
لاہوری مکہ معظمہ میں رہے جب حج سے فارغ ہوگئے اسی وقت دیکھا کہ اپنے سرکار کی خدمت بابرکت میں حاضر ہیں
آپ نے فرمایا کہ اے محمد لاہوری زیارت حرمین شریفین سے فرصت پائی یا ابھی نہیں تو کہا کہ حضور حج ادا ہوگیا اور
پانچ ماہ دربار میں حاضر رہا ۔ اور ایک ہی لمحہ میں حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوں ۔ غرض حضرت شیخ محمد
لاہوری نے اپنی تمام عمر اپنے سرکار حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گذار دی ۔۔ اور ہمیشہ بذوق
وشوق بھی کرتے تھے ؎

منقبت

مرے شاہ جب ہے کرم فگن تیرا درد ہے دل زار پر — ہیں تمام حسرتیں ننگ پر ہیں تمام زخم بہار پر

رہیں زور پر میری الجھنیں مرا اضطراب سوار ہے — کبھی بھول کر بھی مرے شہا مرا دل نہ آئے قرار پر

نہ یہ کیف سجدہ کبھی ہو کم نہ یہ ختم میری نماز ہو — اسے حشر بھی نہ اٹھا سکے جو ہو خم جبین دکیا رپر

میں اسی فروغ پہ مر مٹوں اسی شمع حسن پہ جاؤں — ہو نثار روح حزین میری روح پاک قطب مدار پر

اسی درد میں مری موت ہے یہی درد ہے مری زندگی — مری اب حیات و ممات کا ہے مدار عشق مدار پر

مرے دین و دنیا کے کام سب ہیں انھیں کی ذات پہ منحصر — ہے نیاز قبلہ مرا یہی ہے مدار مرا مدار پر

یہ سفر آپ کا ملک گجرات تک محدود رہا اور آپ بغرض حج پھر دیار عرب تشریف لے گئے اور زیارت حرمین شریفین سے فرصت کر کے ملک شام کی طرف عازم سفر ہوا۔

صاحب الکواکب الدراریہ فی تنویر مناقب المداریہ مطبوعہ حسینی پریس بمبئی (صفحہ ۱۴۸) سے منقول ہے کہ حضرت سرکار سرکاران امام العالمین سیدنا سیدنا بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار رضی اللہ عنہ مسافت طے فرما رہے تھے ایک قریہ سے گذر کر ایک مقام پر قیام فرمایا بستی میں سے ایک عورت اور اس کا شوہر روتا ہوا حاضر خدمت ہوا اور وہ دونوں حضرت سے رو رو کر اپنی فریاد کرنے لگے کہ اے اللہ کے ولی میری مدد فرمایئے میرے گھر کا چراغ بجھگیا ہے یعنی میرا جوان بیٹا مر چکا ہے بہر خدا مجھ پر رحم فرمایئے اور میرے لڑکے کو خالق برحق سے دوبارہ زندگی دلایئے اس لئے کہ آپ نے سیکڑوں مردہ دلوں کو حیات جاوید بخشی ہے اللہ تعالے نے آپ کو یہ قدرت عطا فرمائی ہے آپ جو چاہیں تو اس کو دوبارہ زندگی مل جائے ان دونوں کی فریاد و بکا کو سن کر مجسمۂ خلق محمدی کو رحم آگیا آپ مہربانی اور شفقت سے پیش آئے تسلی اور تسکین کے الفاظ فرماتے ہوئے اس کے لڑکے کی قبر کی طرف روانہ ہوئے قبر پر جا پہونچے اور فرمایا قُم بِاِذنِ اللّٰہ قبر پھٹی اور اس سے ایک شخص کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہوا اور کہا اے سیدی دنیا کی زندگی میں وہ خوبی نہیں ہے جو آخرۃ کی زندگی میں ہے۔ آپ مجھ کو اسی طرف واپس کر دیجئے دنیا میں میری کوئی ضرورت نہیں ہے آپ نے فرمایا دنیا کی زندگی پرہیزگاری اور نیکیوں کے ساتھ بہتر ہے اس موت سے کہ

جس میں کوئی عمل خیر نہ ہو، پھر اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے، آپ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر عہد بیعت لیا اور فرمایا جاؤ جا کر اپنے پروردگار عالم کو راضی کرو۔ وہ مرید صادق اپنے گھر پہونچکر اپنے عزیزوں سے ملا اور ہر وقت فراق مرشد میں بیقرار رہتا تھا ہمیشہ بذوق و شوق یہی کہا کرتا تھا:۔

منقبت!

آب حیات چاہیئے ساغر کم عیار میں　　ساقی ہوں میں فنا زدہ محفل بادہ خوار میں

آپ کے ہوتے غیر کو کیسے دکھاؤں زخم دل　　مانا بہت طبیب ہیں صفحۂ روزگار میں

ڈر ہے کہیں لرز نہ جائے قلب مبارک آپ کا　　پنہاں ہے کائنات غم درد بھری پکار میں

آپ سے عرض کیا کروں جور و جفائے آسماں　　لٹ گیا میرا آشیاں مولا بھری بہار میں

اتنی ہے آرزوئے دل اتنا ہی مقصد حیات　　ملجائے خاک بھی میری خاک در مدار میں

مرنے کے بعد بھی نہ نکلا آئے مزا حیات کا　　نکلے جو روح مضطرب آرزوئے مدار میں

الغرض حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ وہاں سے ممالک شام کے تمام انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزارات پر ہوتے ہوئے اپنے وطن عزیز سرزمین حلب میں جا پہونچے اور وہاں حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون و سید خواجہ ابو تراب فنصور و سید خواجہ ابو الحسن طیفور یہ ہر سہ برادران جو رشتہ میں آپ کے حقیقی پوتے ہوتے تھے، آپ نے اپنے دامن تربیت میں لے کر خرقہ ہائے خلافت عطا فرمائے اور ان کو ساتھ لے کر بغداد کی طرف کوچ فرمایا دن بدن خلفائے باوقار کی تعداد بڑھتی جاتی تھی ہر منزل پر سالہ روان حق ملتے اور آپ کے فیوض و برکات سے استفادہ حاصل کر کے آپ کے ساتھ ہو لیتے تھے جب آپ بغداد پہونچ کر مقیم ہوئے تو حضرت بی بی نصیبہ ہمشیرہ شیخ حضرت غوث صمدانی عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوئیں عرض کیا کہ یا حضرت مجھے پروردگار عالم نے کوئی اولاد نہیں عطا فرمائی میں نے اس امر کی درخواست جناب محبوب سبحانی عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ میں پیش کی تھی انہوں نے فرمایا تھا کہ تیری مراد ملی ختم حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کی برکت دعا سے پوری ہوگی حضور دعا فرمائیں تو میرا مدعا کل مراد ہے اللہ تبارک تعالےٰ نے بھر دے آپ نے دعا کی اور یہ فرمایا کہ جا تجھ کو اللہ تعالیٰ یکے بعد دیگرے

فرزند عنایت فرمائے گا لیکن اقرار کر کہ بڑا بیٹا میرے لئے ہوگا اور چھوٹا تمہارا اور تمہیں اختیار ہے۔ بی بی نصیبہ نے اس بات کا عہد کیا کہ فرزند اول حضرت سیّد بدیع الدین قطب المدارؒ کی خدمت میں پیش کر دوں گی اور خوشی خوشی واپس ہوئیں آپ وہاں سے چل کر نجف اشرف پہونچے اور اپنے جد امجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت کی اور اسی جوار میں ایک پہاڑ پر آپ نے شغل حبس دم کا آغاز کیا اور پورے بارہ سال تک سجدے سے سر نہ اٹھایا بارھویں سال چلہ ختم کر کے پھر بغداد تشریف لائے۔ یہاں بی بی نصیبہ کے دو فرزند بڑے صاحبزادے کا نام سید محمدؒ اور چھوٹے صاحبزادے کا نام سیّد احمدؒ تھا پیدا ہو چکے تھے۔ آپ نے بی بی نصیبہؒ کو بلوا کر اپنی امانت طلب کی انھوں نے محلے کی عورتوں کے بہکانے سے کہا کہ آپ کے نام کا فرزند کچھ دن ہوئے کہ یکایک کوٹھے پر سے گر کے راہی ملک عدم ہو گیا آپ نے ارشاد فرمایا کیا کہتی ہو" بی بی نصیبہ نے اپنے قول کی تکرار کی" آپ نے پھر فرمایا کیا کہتی ہو ہونیوالی بات ہو ہی کے رہتی ہے بی بی نصیبہ نے وہی الفاظ پھر دوہرا دئیے اب آپ کو جلال آگیا تھا فرمایا جاؤ تمہارا قول تم کو مبارک، بی بی نصیبہ گھر پہونچ کر دیکھتی کیا ہیں کہ فی الواقعی بڑے صاحبزادے کوٹھے پر سے گر کے جان تسلیم ہو گئے، یہ حال پُر ملال بی بی موصوف نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور روتی پیٹتی ہوئی پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کے فریاد کرنے لگیں، ان کی حالت پر نور دیدۂ رحمۃ اللعالمین کو رحم آیا اور اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا اس لاشۂ بے جان کو ہمارے پاس لاؤ سُن کر لوگ دوڑے اور لاش کو اٹھا لائے آپ نے دعا کی اور فرمایا کہ اے جانمن جنتی اٹھو آپ کا حکم پاتے ہی سید محمد اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشھد ان محمد عبدہٗ و رسولہٗ پڑھ کر لبیک یا سیدی لبیک کہتے ہوئے اٹھ بیٹھے اور اٹھ کر آپ کے گرداگرد طواف کرنے لگے، اسی وقت آپ نے سید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے حلقہ بیعت میں داخل فرمایا اور جمال الدین نام رکھا، اسی وجہ سے آپ کا پورا نام سیّد محمد خواجہ جمال الدینؒ مشہور ہوا۔ اور لقب جانمن جنتی جو بعد میں کثرت استعمال سے جمن جتی ہو گیا۔ دنیا میں آپ خواجہ جمال الدین جمن جتی کے نام سے مشہور ہیں آپ کے چھوٹے بھائی سیّد احمد اور میر شمس الدین حسن عربؒ و میر رکن الدین حسن عربؒ برادرزادگان محبوب سبحانی عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیّدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کی یہ اعجاز کرامت سُن کر حاضر خدمت اقدس ہوئے شہنشاہ اولیاء کبار امام العالمین حضرت سیّدنا سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ نے ان کو بھی دولت نسبت سے نوازا، سیّد احمد

Www.MadaariMedia.Com

بادیہ پا کے لقب سے مشہور ہیں۔ یفیض سرکاری سے آپکو یہ مرتبہ ملا تھا کہ آپ ایک آن میں ہزاروں کوس کی منزلیں طے فرماتے تھے۔ بایں وجہ سید احمد بادیہ پا کہلائے، **منقبت**:-

ظلمت کا اس جہاں سے نام ونشاں مٹا دے — ہاں اے مدار اعظم اعجاز پھر دکھا دے
تشنہ لبی سے تیرے بندے تڑپ رہے ہیں — نہر لبن کے وارث جام بقا پلا دے
دنیا میں آج ہم کو مایوسیاں ہیں گھیرے — ہمت ذرا بڑھا دے ڈھارس ذرا بندھا دے
منزل ہے دور مولا گم ہو گئی ہیں راہیں — اے رہبر طریقت رستہ ہمیں بتا دے
دکھلا کے خواب ہی میں انوار صمدیت کے — اوجلب کسی دن قسمت مری جگا دے
مولا مری نوائیں خالی نہ جانے پائیں! — اے دادرس خدا را چشم کرم اٹھا دے
پھیلا ہے کب سے دامن اس تجم بینوا کا — اے مصدر سخاوت شان سخا دکھا دے

الکواکب الدراریہ (صفحہ ۱۵۲) سے منقول ہے کہ حضرت مولانا غوث الاحباب شیخنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے ملاقات کی حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ نے آپ کے یہاں چند دن قیام فرمایا آپ نے حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو جیلان کے رہنے والوں کا امام پایا اور خلافت محمدیہ کا قائم کرنے والا اور دین کے زندہ کرنے میں مقدم اور ذی ہمت پایا مگر یہ کہ آپ مغلوب تھے اللہ تعالیٰ کے اسمائے جلالیہ کے حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ حضرت محبوب سبحانی عبد القادر جیلانیؒ پر اسمائے جمالیہ ورحمانیہ غالب ہوں اسی لئے عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے بعض وقت جذبات میں یہ الفاظ نکلتے تھے " انا اللہ " اور بالکل آپ مغلوب الحال ہونے کی وجہ سے بے خبر ہوتے تھے اور جیل کے رہنے والوں میں جس پر آپ غصہ ہوتے تھے تو فوراً عزرائیل علیہ السلام حاضر ہوتے تھے اور جب گھر والوں پر غصہ ہوتے تھے تو ان کے اندر سوزش پیدا ہو جاتی تھی، جب سرکار سرکاراں امام العالمین سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ نے ان واقعات کو دیکھا تو اس حکمت سے جو آپ کو پروردگار عالم نے ترکیبیں ودیعت فرمائی تھیں ٹھنڈا فرمایا یعنی عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر اسمائے جمالیہ غالب فرمائے اور اسمائے جلالیہ کے اثرات زائل فرمائے اور فرمایا سرکار مدار العالمین نے کہ اخی اور میرے نور بصر کہیں تو ٹھنا چاہئے اپنے دادا

کے مقام کی طرف یعنی عادات کریمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا :-
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔ اہلِ طائف کے رہنے والوں نے آپ پر پتھر برسائے
اُپ کے پائے مبارک اور پنڈلیوں سے خون بہایا جب بددین آپ پر حملہ آور ہوئے تو ملک الجبال اللہ تعالیٰ
سے اجازت لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا کہ پہاڑوں کو اکھاڑ کر ان پر پھینک دیں تاکہ ان کی آل
اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہے ، حضور پُرنور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ بارک وسلم نے ملک الجبال کو اُس
قوم پر اذیت پہونچانے کی اجازت نہیں دی اور نہ اس کام پر راضی ہوئے ۔ تم مستحق ہو اس بات کے ، اور
اپنے جد مکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاداتِ کریمہ پر عمل کرو ، امتِ محمدیہ آپ کی عنایتوں اور بھلائیوں
کی آپ سے امید وار ہے اسی وقت سے حضرت عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اُن جلالیہ مقاموں
سے جمالیہ مقاموں کی طرف رغبت فرمائی ۔

المختصر حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ بغداد سے ان صاحبزادگان
ذوی الاقتدار خلفائے باوقار کو لے کر آپ سیر و سیاحت فرماتے اور بلاد و امصار قصبات و دیہات میں تبلیغ دین
متین کرتے ہوئے بہ سمت ہندوستان روانہ ہوئے راہ میں صدہا کرامتیں ظہور میں آئیں جن کا لکھنا ناممکن ہے
اس لئے کہ اس رسالے میں طول ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ سپرد قلم کرکے ہدیۂ ناظرین کروں گا آپ ہندوستان
پہونچکر اجمیر کے قریب بمقام تارہ گڈھ مقیم ہوئے جوں ہی یہ قافلہ منزل محبت کاروان جادۂ معرفت اعلاء
کلمۃ الحق کرتا ہوا منزل تارہ گڈھ پر قیام پذیر ہوا ، اس بستی میں ایک سنسنی خیز ہیجان پڑ گیا کل باشندے سراسیمہ و
بدحواس ہو گئے ، بدحواسی کا سبب یہ تھا کہ اس سے پہلے چند مسلمان جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہوئے اس سرزمین پر
شربت شہادت سے سیراب ہو کر حیاتِ ابدی حاصل کر چکے تھے ، ان شہدائے عظام کی نعشیں مدتوں سے بے گور و
کفن میدان جنگ میں پڑی تھیں ہر صبح و شام ان نعش ہائے شہیداں سے شور نعرۂ تکبیر بلند ہوتا تھا اس پر ہول
نعرہ کی دہشت سے زمین کانپ اٹھتی حتی صغیر بچوں کے کلیجے پھٹ جاتے تھے عورتوں کے حمل ساقط ہو جاتے تھے
غرض وہاں کی مخلوق صد درجہ کے عذاب میں مبتلا تھی سب نے بالاتفاق یہ مشورہ کیا کہ نو واردان کو یہاں ٹھہرنے
سے روک دیں ، کیونکہ پہلے آئے ہوئے لوگوں نے تو ہمارا آرام ختم کر دیا اب یہ کوئی تازہ بلا نہ نازل کر دیں ، وہ

سب یہ مشورہ کر کے خدمت شہنشاہ عالم سردار اولیاء حضرت سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ میں حاضر ہوئے ۔ اور کہنے لگے کہ آپ ہم پر مہربانی کر کے کہیں اور جا کر قیام کریں ہمیں ڈر ہے کہ آپ لوگ ہیں کسی اور عذاب میں نہ مبتلا کر دیں حضرت نے ان کا حال پُر ملال لفظ بلفظ سنا ۔ ارشاد فرمایا کہ جاؤ آج وہ آوازیں نہیں آئیں گی ۔ آپ نے خلفائے با وقار کو جمع کر کے حکم دیا کہ اس نواح میں شہیدان راہ حق کی نعشیں بے گور و کفن پڑی ہیں جاؤ اور انہیں دفن کر دو ۔ خلفاء اس حکم کو سنتے ہی میدان جنگ میں پہونچے اور شہداء کی نعشیں تلاش کر کے دفن کر دیں ۔ ان کے دفن ہوتے ہی وہ آوازیں موقوف ہو گئیں ۔ اور وہاں کے باشندے سکون و اطمینان کے ساتھ رات بھر سوئے صبح کو سیکڑوں آدمی حاضر خدمت ہو کے مشرف با اسلام ہوئے آپ نے اسی جگہ بارہ سال عبادت و ریاضت فرمائی اس کے بعد آپ خلفائے ذوی الاقتدار کو مختلف مقامات پر چھوڑ کے بغرض زیارت حرمین شریفین پھر ملک حجاز روانہ ہوئے ، اثنائے راہ میں عماد الملک بادشاہ قوم اجنہ سیر کرتا ہوا کسی مقام کو جا رہا تھا راہ میں دیکھا کہ ایک تخت ہوا میں معلق دور سے نمودار ہوا عماد الملک نے اپنے جلیسوں سے کہا دیکھنا یہ تخت کس آب و تاب کا ہے کہ معلق ہوا میں آ رہا ہے اور کون شہنشاہ دو عالم اس پر سوار ہے جی چاہتا ہے کہ اس تخت منور کو دیکھوں اور ان بزرگ کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو منور کر دوں ۔ عماد الملک یہ تذکرہ ہی کر رہا تھا کہ تخت آپ کا قریب پہونچ گیا عماد الملک نے دیکھا کہ اس تخت پر ایک بزرگ فرشتہ خصلت تکیہ لگائے بیٹھے ہیں اور یاد الٰہی میں مستغرق ہیں ۔ عماد الملک نے عرض کیا مصرعہ :۔ شاہ چہ عجب گر بنوازد گدا را ۔ حضور نے کمال مرحمت و رافت سے جواب دیا واکلحبوا الذنبا فتکونوا من الخاسرین ۔ عماد الملک یہ سن کر کانپ اٹھا اور خوف الٰہی سے تھرا گیا عرض کیا بیشک آپ ولی اللہ ہیں جو ارشاد فرمایا درست ہے ۔ الا نفس کی شرارت سے مجبور ہوں خواہش نفسانی لگے ہوئے ہیں آپ نے جواب دیا واللہ غالب علی کل غالب ۔ عماد الملک نے عرض کیا کہ افسوس اب تک میں خواب غفلت میں مبتلا رہا اس وقت پھر آپ نے فرمایا لا تقنطوا من رحمۃ اللہ فانہ ارحم الرحمین خیر الغنی غنی النفس وخیر الزاد التقوی ۔ عماد الملک نے اسی وقت اپنے جمیع تعلقات کو ترک کر کے اور اپنی بیٹی کو وارث تاج و تخت کر کے رخصت کر دیا ۔ اور خود بنفس نفیس حضرت کی خدمت اقدس میں حاضر او موجود رہا اور سلسلہ بیعت

میں داخل ہوکر سعادت اندوز دارین ہوا اور ہر وقت آستانۂ پاک پر رہنا اختیار کیا اور در دولت کو اپنا استقرار ٹھہرایا اور ہمیشہ در حجرہ سے آشنا رہا، یہ ایک عجیب عاشق صادق جمال باکمال تھا اور ہمیشہ عالم ذوق و شوق میں کھیلا ہی کرتا تھا :—

منقبت

نہ سریر اوج کی ہے ہوس نہ حریص تاج و تار ہوں — مری ٹھوکروں میں جہان ہے میں غلام قطب المدار ہوں
اسی آستاں کی میں خاک ہوں اسی رہگذر کا غبار ہوں — مرا قصہ قصۂ مختصر میں گدائے کوچۂ یار ہوں
مری بیکلی مری الجھنیں مری زندگی کا اساس ہیں — کبھی بھول کر نہ خدا کرے میں شکار صبر و قرار ہوں
جو یہ اشک آنکھوں سے ہیں رواں ہیں لب لطیف پہ گلفشاں — غم جاوداں کے طفیل سے میں قسیم رنگ بہار ہوں
غم دوری اب تو مرے شہا ہے وبال جان مرے لئے — ہو جو مجھ پہ مہر کی اک نظر تو میں بحر ہجر سے پار ہوں
ہے یہ آرزو کہ نوازیئے مجھے اب حیات دوام سے — کہ بقید ہستی مختصر میں اسیر لیل و نہار ہوں
مجھے فرض سجدہ ہے اس جگہ مرا قبلہ ہے یہی آستاں — یہی آرزوئے نیاز ہے اسی آستاں پہ نثار ہوں

چنانچہ آپ مکہ معظمہ پہونچے اور طواف کعبہ سے فراغت کرکے مدینہ منورہ پہونچ کر حاضر دربار نبوت ہو مزار اقدس کو بوسہ دیکے مصروف درود خوانی ہو گئے ، اسی رات کو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ ارشاد فرمایا کہ جاؤ ہند میں اطراف قنوج میں ایک تالاب ہے جس تالاب سے یا عزیزو کی پیہم آواز آتی ہے اس مقام کو اپنا جائے مسکن و دفن قرار دو یہ حکم سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سُن کے آپ نے عرض کیا کہ اے جد امجد آپ نے خواجہ معین الدین چشتی کو بادشاہ ہند قرار دے کر اجمیر میں مقیم فرمایا تو کیا مجھ کو ا ماتحتی میں مقرر فرما رہے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ نہیں وہ بادشاہ ہند ہیں اور تیری حکومت تمام ارض و سماوات عنایت رب العالمین سے میں رحمت اللعالمین ہوں اور تو مدار العالمین ہے ، تیری ہستی کائنات شمس الافلاک ہے اور تیری ذات پر کارخانۂ قدرت کا دار و مدار ہے اسی وجہ سے آپ نے بارہا انا شمس کہہ کے اپنا تعارف فرمایا غرض آپ نے حسب الحکم رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم پھر سرزمین ہندوستان کی طرف رجعت فرمائی اور اجمیر پہونچکر کوکلا پہاڑی پر جا نشین ہو گئے ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی حسن سنجری رحمۃ اجمیر میں رونق افروز تھے ان پر جو واقعات دربار نبوی میں حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی

پر گذرے منکشف ہو چکے تھے، جوں ہی حضرت سرکار سرکاراں قطب المدار رضی اللہ عنہ کوکلا پہاڑی پر مقیم ہوئے جناب خواجہ معین الدین چشتی ہند الولی سنجری رحمۃ اللہ علیہ بغرض ملاقات تشریف لائے، اور زیارت آنحضرت سے مستفیض ہوئے آپ کا فرمان ہے کہ بالشہ اللہ سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ کے چہرۂ اقدس پر سات نقاب پڑے رہتے تھے جب کبھی ایک دو نقاب اُٹھ جاتے تھے تو مخلوق خدا سجدے میں گرنے لگتی تھی، جس طرح آدم علیٰ نبینا مسجود الملائک گذرے اسی طرح آپ مسجود الخلائق ہوئے اس قدر تجلّی روئے مبارک کا یہ سبب تھا کہ حضرت رسول اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مقدس عالم رویا میں آپ کے چہرہ پر مَس فرما دیا تھا، اس لمس دستِ مبارک کی برکت سے آپ کا چہرۂ اقدس مرکزِ تجلیات پروردگارِ عالم بن گیا تھا۔ پھر کیوں نہ مخلوق خدا سجدے میں گرتی، القصہ کوکلا پہاڑی پر آپ اپنا معینہ چلّہ تمام کر کے روانہ ہوئے۔ مختلف مقامات پر ہوتے ہوئے آپ نے نواح کالپی میں جا کر قیام کیا جب آپ کا ورود مسعود ارض کالپی پر ہوا اس وقت نادر شاہی حکومت اپنے جاہ وجلال پر تھی قادر شاہ کالپی کا مشہور فرماں روا تھا اور جناب سراج الدین کی خدمت کیا کرتا تھا جب حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کی تشریف آوری کا شہرہ اس نے سُنا تو اس کے دل میں شوق قدم بوسی پیدا ہوا اس نے اپنے پیر سراج الدین سے اجازت چاہی، ولیٔ موصوف نے اس کو منع کر دیا اس لئے کہ وہ ولی تھے اور مرتبہ مدار العالمین کو اچھی طرح جانتے تھے بادشاہ کی افتادِ مزاج کو بھی بخوبی پہچانتے تھے ان کو خوف تھا کہ خدانخواستہ یہ ان کی خدمت بابرکت میں جا کر کوئی گستاخی کر بیٹھے اور قہر قطب المدار سبب تباہی ملک وحکومت نہ ہو جائے لیکن جو ہونے والی بات ہوتی ہے ہو ہی کے رہتی ہے قادر شاہ اپنے پیر سے چھپ کر شہر سے باہر نکلا اور بارگاہِ قطب المدار کی طرف چل دیا، حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کا طریق یہ تھا کہ جس جگہ آپ مقام فرماتے تھے آپ کے خلفائے معظم فوراً ایک حجرۂ گلی تعمیر کر دیتے تھے آپ اس میں جلوہ افروز ہو کے پروردگارِ عالم کی عبادت میں مصروف ہو جاتے تھے، الغرض قادر شاہ اسپ باد رفتار ارٹاتا ہوا در حجرہ پہونچ گیا، عماد الملک پاسبان در قطب المدار نے اندر جانے سے روکا اور فرمایا کہ یہ وقت جلال ہے اس وقت کسی کی مجال نہیں جو سرکار میں باریاب ہو سکے زوال آفتاب کے بعد آنا تو تم کو زیارت قطب المدار رض ہوگی نادر نے عماد الملک سے کچھ فرمان کو بادہوائی سمجھ کر گھوڑا اپنا قریب دیوار حجرہ تک پہونچا دیا اس کا ارادہ تھا کہ دیوار حجرہ

کر زیارت قطب المدار رضی اللہ عنہ کریں کہ خود بخود دیوار حجرہ بلند ہوگئی اس نے جھلا کر فیل دکھنی کو طلب کیا اس پر بیٹھ کر جھانکنا چاہا کہ حجرے کی دیواریں اور بلند ہوگئیں، یکایک اس کے بدن میں سوزش پیدا ہوئی اور وہ بے قرار ہو کر مکان لوٹ گیا گھر پہونچتے پہونچتے اس کے تمام جسم پر آبلے پڑ گئے ہزار تدبیر علاج ہوئی تھی لیکن حرارت سوز و التہاب لحہ بہ لحہ تیز ہوتی جاتی تھی، حضرت سراج الدین نے جب یہ حال دیکھا تو اُن آبلوں کو چاٹنے لگے جہاں جہاں آپ کی زبان لگتی تھی، جلن موقوف ہوتی جاتی تھی لیکن آپ جب دوسری طرف چاٹنے کے لئے متوجہ ہوتے تھے، تو حرارت پھر عود کر آتی تھی، اس طرح آپ کی سعی بالکل بے سود ثابت ہوتی تھی، سراج الدین نے اپنے ایک مرید خاص کو بلایا اور قادر شاہ کو ہاتھوں ہاتھ اٹھوا کر کاشانۂ جناب قطب المدار رضی اللہ عنہ پر لائے اور عماد الملک سے درخواست کی کہ وہ حضرت کی خدمت میں اس بندۂ ناچیز کی سفارش کریں عماد الملک کو ان کے حال پر رحم آگیا انھوں نے خدمت میں باریاب ہو کے کیفیت قادر شاہ اور سراج الدین کی درخواست عرض کر دی سرکار مدار العالمین نے سُنا اور سُن کر فرمایا "سراج الدین چرا نہ سوخت" آپ کے یہ فرماتے ہی سراج الدین کا بھی وہی حال ہوا جو قادر شاہ کا تھا تھوڑی دیر میں دونوں پیر و مرید جل بھن کر سوخت ہو گئے" اور ان دونوں کے مزار کالپی میں واقع ہیں آپ وہاں سے سفر کر کے جونپور پہنچے جون پور میں اس وقت پر شرقی حکومت کے آخری بادشاہ ابراہیم شرقی کی حکومت تھی جوں ہی آپ جونپور میں تشریف فرما ہوئے ابراہیم شرقی آپ کی آمد آمد کا شہرہ سن کے باادب حاضر آستانہ ہو کر بہ ہزار حسن عقیدت قدم بوس ہوا آپ نے اپنے التفات کریمانہ سے اس کو سرفراز فرمایا اور مدتوں سرزمین جون پور آپ کے قدم میمنت لزوم کی برکت سے انوار و تجلیات کا مسکن رہی اور اس عرصۂ قیام میں متعدد حضرات حاضر ہو کر فیض روحانی سے مستفیض ہوئے ان میں قابل ذکر صرف دو ہی قاضی شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ و میر حسین معز بلخی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ میر حسین معز بلخی صوبۂ بہار سے تشریف لائے اور حوالی حجرہ مبارک شمال زمرۂ حاجت مندان میں ہوئے اندر حجرے سے آواز آئی کہ بیا "حسین" اس نام کے لوگ اور بھی موجود تھے سب نے اس خطاب کو اپنی طرف سمجھا اور ارادہ حاضری کا کیا، ارشاد ہوا کہ حسین معز آوے تو ارشاد ہوا قریب آؤ وہ قریب آئے پھر حکم ہوا اور قریب آؤ اس وقت انھوں نے یہ شعر پڑھا ؎

فروغ تجلی بسوزد پرم — اگر یک سر موئے برتر پرم

آپ نے فرمایا کہ تو سمندر توحید ہے اور قریب آ جب وہ آگے بڑھے اور حضور کے چہرۂ اقدس پر نظر پڑی تو

کہ میگوید کہ حق صورت نہ بندد ؛ من اینک دیدہ ام ذات معبود ؎ اور بے اختیار سر بسجدہ ہوئے جب افاقہ ہوا آپ نے اُن سے کتاب عوارف المعارف جو تصنیف شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی ہے طلب فرمائی، فرمایا تھا وہ اوراق جنھیں حضرت شرف الدین یحییٰ منیریؒ نے اقتباس کرکے میر حسین معز بلخیؒ سے ارشاد فرمایا تھا کہ ان کا پڑھانا علامہ حلبی امام العالمین سیّد بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کی ذات پر منحصر ہے کہ وہ ورثہ دار اہلِ بیت وساکن مدینۃ العلم باب علوم اولین آخرین بہ توجہ مہدی دین ہیں۔ نکال کر تعلیم فرمائے اس سے حسین معز کی اور ہی حالت اور کیفیت ہوگئی۔

منقبت :-

روضے سے تمہارے قطب جہاں جسکو بھی تقرب حاصل ہو
وہ خاک بسر ہے عرش نشین وہ عبد خدا سے واصل ہے

گردن بھی جھکانا کفر جہاں وہ اہل خرد کا رستہ ہو
ایمان جہاں سجدے کرنا وہ جاذب جنوں کی منزل ہے

ہے روضۂ عالی پیش نظر ہوتی ہیں تصور میں باتیں!
جلوؤں سے مدار اعظم کے آباد ہماری محفل ہے

پاتا ہے حیاتِ ابدی وہ جو دل سے کسی پر مٹتا ہے
ہے ڈوبتی آکر ناؤ یہاں وہ جذب طلب کا ساحل ہے

از راہ عنایت آپ اگر چاہیں تو توجہ فرمائیں
یہ غم کا ستایا دل تو مرا سرکار نہیں اس قابل ہے

یہ عشق مدار عالم ہے مرے دل ناداں ہوش میں آ
آساں ہے محبت کرلینا عرفان محبت مشکل ہے

اب لاج فغاں بیکس کی سرکار تمہیں کو رکھنا ہے
پھر آنکھوں میں مچلے ہیں آنسو فریاد پہ دل پھر مائل ہے

اک میں ہی نیاز زار نہیں اس در پہ ہوں دامن پھیلائے
دنیا کو ہے ملتی بھیک یہاں ہر ایک یہاں کا سائل ہے

المختصر قاضی شہاب الدین جو قاضی شہر تھے ان کو حضرت سرکار سرکاراں قطب المدار رضی اللہ عنہ سے کچھ زیادہ عقیدت نہیں تھی البتہ بادشاہ ابراہیم شرقی کے ساتھ دو چار مرتبہ رسمی طور پر حاضر خدمت ہوئے تھے، قضا کارے قاضی موصوف کے غلام اور ایک اجنبی شخص کے مابین کچھ تکرار ہوئی، غلام نے غصے میں اُس اجنبی شخص کے سر پر زور سے ایک چھڑی مار دی اس لکڑی کی ضرب سے اجنبی کی روح پرواز کرگئی ابراہیم شرقی عادل و منصف بادشاہ تھا اس کی نگاہ میں عدل کے سامنے امیر و غریب دونوں یکساں تھے قاضی صاحب کو یہ خطرہ لاحق ہوا کہ اس مسافر کے خون کے جرم میں غلام کو سولی ضرور ہوگی اور کچھ عجب نہیں کہ عتاب شاہی کی زد میں خود بھی آجاؤں شہاب الدین نے اس امر کی درخواست دربار قطب المدار رضی اللہ عنہ میں پیش کی ارشاد ہوا کہ اے قاضی جو کچھ تو

Www.MadaariMedia.Com

رہے گا وہی ہوگا۔ المختصر وہ نعش اٹھا کر شاہی دربار میں پہونچائی گئی اور بادشاہ نے قاضی صاحب سے استفسار حال کیا قاضی شہاب الدین نے عرض کیا کہ عالیجاہ میرے غلام نے جسے ہلاک کیا ہے وہ ایک سگِ درندہ تھا جو ہنی اس نعش سے کپڑا ہٹایا گیا تو دیکھا بجائے اس شخص کی میت کے سگِ مردہ ہے قاضی شہاب الدین نے خوشی خوشی دربارِ ابنِ رحمۃ اللعالمین میں باریاب ہوکر قدم بوس ہوئے حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ نے ان کو بھی خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا بعد ایک عرصۂ دراز کے آپ جونپور سے کوچ فرماکر دیگر مقامات گھاٹم پور، کنتور وغیرہ ہوتے ہوئے لکھنؤ رونق افروز ہوئے یہاں آپ کے تصرف سے شاہ مینا کا قطب شہر کے عہدے پر تقرر ہوا، آپ نے اپنی جا نماز عنایت فرمائی اور ارشاد ہوا کہ اس سجادہ کی برکت سے تمہارے فقر کی منزلیں انشاء اللہ جلد سے جلد طے ہوجائیں گی، وہاں سے کوچ فرماکر آپ نواح قنوج میں پہنچے، اور مخدوم اخی جمشید رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے ملاقات کی، مخدوم صاحب نے ایک کٹورہ پانی آپ کے سامنے پیش کیا اس میں آپ نے ایک گلاب کا پھول چھوڑ دیا گویا اخی جمشید رحمۃ اللہ علیہ کے سوال کا جواب تھا۔

ان دونوں بزرگانِ دین کے سوال وجواب کے معنی یہ تھے کہ حضرت مخدوم نے ایک پیالہ پانی پیش کرکے یہ ظاہر فرمایا تھا کہ اس دنیا کو میں بقدر ایک ساغرِ آب سمجھتا ہوں جب چاہوں پی لوں، حضرت سرکار سرکاراں امام العالمین تاجدار اولیاء سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ نے جواب میں یہ منشاء ظاہر فرمایا تھا کہ میں اس دریائے ہستی میں مثل گلاب کے پھول میں چاہے جتنے ہی دن رہوں میرے رنگ و بو میں فرق نہیں آئے گا، واللہ اعلم بالصواب۔

ان دونوں بزرگانِ دین کے رمز کو اللہ بہتر جانتا ہے، غرض وہاں سے آپ چل کر اس جگہ پہونچے جس جگہ کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی آخری آرام گاہ کے لئے منتخب فرمایا تھا، جس جگہ حضرت کا مزار اقدس ہے، جس وقت آپ نے تحت تالاب سے یا عزیزو کی صدائے دلفریب سنی وہیں مقام کرکے مریدانِ باوقار سے ارشاد فرمایا کہ یہ جگہ میری جائے مدفن ہے تم لوگ اطراف وجوانب میں پھیل جاؤ اور تبلیغ دین متین کرو، مابعد اسکے آپ بدستور اپنا حجرہ تعمیر کراکے مقیم ہوگئے، جس جگہ اب مکن پور آباد ہے اس وقت وہاں پر جنگل تھا اور اس جنگل میں ہزاروں جوگی اور لاکھوں جنگلی اقوام کے افراد آباد تھے آپ کے ہمراہ چودہ سو بیالیس [1442] خلفاء و مریدین کی تعداد تھی ان کو کھانے پینے کی ضرورت کے لئے کچھ نہ کچھ انتظام کرنا پڑتا تھا، حضرت خواجہ جانمن جنتی مداری رحمۃ اللہ علیہ کھانا

پکانے کی غرض سے آگ لینے کے لئے ایک گروہ غول بیابانی میں پہونچے اور فرمایا کہ تھوڑی آگ دیدو وہ بخت سب سب آدم خوار تھے آپ کو تنہا پاکر تکا بوٹی کرکے کھا گئے جب دیر ہوئی اور خواجہ جمال الدین جانمن جنتیؒ واپس نہ ہوئے تو سب کو تشویش ہوئی اس امر کی اطلاع بالاتفاق سب نے حضرت امام العالمین سید بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ کی خدمت میں کردی، آپ یہ خبر سُن کر اپنے مقام سے اُٹھے اور اس غول بیابانی میں جا پہونچے اور فرمایا کہ اس طرف ہمارا ایک آدمی آیا تھا وہ کہاں ہے انھوں نے ایک ساتھ جواب دیا ہم نہیں جانتے کہاں ہے آپ نے آواز دی کہ جانمن کہاں ہو بلند جواب دو آپ کی آواز کے جواب میں ہر ایک کے جسم سے صدائے دلفریب آئی کہ آقائے محتشم مجھے تو یہ سب ٹکڑے کرکے کھا گئے ہیں ہر ایک کے جسمِ نجس میں ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے آپ کو سب اجسام سے نکال کے ایک کے وجود میں مجتمع کرو، اور مابعد اس کے ظاہر ہو جاؤ یہ حکم پاتے ہی خواجہ جمال الدین جانمن جنتی سب بدبختوں کے جسموں سے نکل کر ایک شخص کے قالب میں جمع ہوئے اور اپنے آپ کو جلد اُس تن ناپاک سے علیحدہ کیا یہ واقعہ دیکھ کر وہ کفار آمادہ جنگ ہوئے یہ مجاہدانِ حق پرست بڑھے اور بڑھ کر اُن بدنصیبوں کا سفایا کر دیا۔ انھیں میں سے ایک شخص بچا کہ جس کا نام مکھنا دیو تھا وہ سرکار سے طالب امان ہوا آپ نے اس کو معاف فرما کر کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تعلیم فرمایا اس نے صدق دل سے کلمہ پڑھا اور اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے خدمت سرکار میں وقف کر دیا ۔

روایت ہے کہ حضرت شاہ بھیکا حسب الحکم اپنے پیر و مرشد حضرت سرکار سرکاراں سیدنا مولینا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کے بغرض تبلیغ اسلام ہمراہ حضرت شہاب الدین پرکال آتش کے شہر قنوج تشریف لے گئے اور اعلاء کلمۃ الحق شروع کیا شہر قنوج میں طاعون اور ہیضہ کی وبا پھیلی ہوئی تھی اور آدمی کثرت سے مر رہے تھے اکابرین شہر جمع ہو کر شاہ بھیکا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ دعا کیجیے کہ ہمارے سر سے یہ بلائے آسمانی ٹل جائے آپ نے فرمایا تم سب اللہ پر ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہاری مصیبت کو ٹال دیگا۔ انھوں نے کہا اگر ہماری بستی سے یہ وبا ٹل جائیگی تو ہم سب کے سب ایمان لے آئیں گے آپ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا ان سب نے شرط کی کہ کل شام تک ہمارے شہر کا کوئی آدمی نہ مرا تو ہم اپنا وعدہ پورا کریں گے، آپ نے فرمایا یہ شرط مجھے منظور ہے قدرت خدا سے اس وقت سے لے کر دوسرے دن کی شام تک جس بستی میں سیکڑوں آدمی روزانہ مر رہے تھے ایک بھی لقمۂ اجل نہ ہوا یہ کرامت دیکھ کر سیکڑوں کی تعداد مشرف با اسلام ہوئے اور آپ شہر قنوج میں اللہ تبارک تعالیٰ کی وحدانیت کا سکہ جما کے اپنے سرکار کی خدمت اقدس

ہیں واپس آئے، آپ مکن پور ہی میں دریائے ایسن کے کنارے آپ کا مزار مقدس ہے انھیں کو شاہ بھیکا کہتے ہیں ایسے ہی فیوضات دنیا کو خلفائے حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ سے پہونچے۔ **نوٹ** :۔ میں یہاں پر یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ناظرین پر یہ واضح کر دیا جائے کہ حضرت سیدنا بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کے کل مریدین وخلفائے معظم کی تعداد کتب ہائے معتبرہ اور اقوال صادقہ سے مسلم الثبوت ہے کہ آپ کے خلفاء و مریدین چھ ہزار چھ سو چھیاسٹ [۶۶۶۶] تھے، اور چودہ سو بیالیس [۱۴۴۲] خلیفہ و مریدین آپ کے ہمراہ رہتے تھے، جن میں سے بہت سے خلفاء کے مزارات مکن پور شریف ہی میں واقع ہیں اور باقی خلفائے معظم اطراف جوانب ہندوستان میں پسندیدہ مقاموں پر بہ حکم حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی مقیم ہوئے۔

تبرکات حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ قصیدہ

عنقائے دقت خویشم ہر سو نمی پرم !
قاف قناعت است مقر و مستقرم
ہر سو برائے جیفہ دنیا نمی دوم !

عقبیٰ نمی فروشم دنیا نمی خرم
شکر خدا کہ نیست چو ارباب حرص و آز
گاہے ہوائے بادہ و گہہ فکر ساغرم

منت خدائے را کہ پئے دانۂ طمع
بر بام ہیچ کس نہ نشستہ کبوترم
قرب دو قرن شد کہ دریں عالمم ہنوز

حاجت بکس نبردہ ام و ہم نمی برم !
تا بود و بود ہر دو جہاں پیش من یکے است
از بس کہ لاابالی و رند قلندرم !

گر بگذرد بخاطر من آنکہ دیگرے
روزی رساں بغیر خدا ہست کافرم
خلق از وفور نعمت دنیا خوش اند و من

روزی کہ کمتر است ازان روز خوشترم
تحصیل جاہل است دویدن بہر طرف
در جستجوئے روزی و رزق مقررم

زال جہاں بعرض اگر جوہر عین شود
ہرگز بسوئے پئے مہر نگرم
برکندہ باد دیدہ و برگشتہ باد روئے

گر چشم پر گہر بود در روئے پر زرم
بہر قبول بندگی ہیچو خود کسے
طوق بلا بگردن این چرخ چنبرم

مستغنیم ز کسوت پر حسب خسروی
تا کہنہ دلق فقر و قنا ہست در برم
از مفرش حریر چہ حاصل کہ بعد مرگ !

تابوت لوح خشت مزار است افسرم
باشد کلاہ فخر بہ از تاج خسروی
گنج قناعت است چو سد سکندرم

ذات ہلال چیست در آئینہ سپہر
طاؤس اوج قدسیم و زمین لشکرم
مرغ جہاں مختصر من شاہ باز عشق

کم باشد التفات بصید محقرم
ہر سو ہزار فوج دعا میکنم زباں
سلطان ملک فقرم فقر است لشکرم

Www.MadaariMedia.Com

نبود مرا به اہلِ جہاں ہیچ نسبتے !
ہستند زندہ از نفس روح پرورم
چوں شاعرانِ دہر تہی کیسہ نیستم
گرداب دار سر بگریباں فرو برم
زیں شد سفینہ بحر فنا دار در جہاں
در شہر ہند عرصۂ گیتی محقرم
در کعبتینِ چرخ جو نقش مراد نیست
باشد متابعت بہ امور مغیرم !
بعد از نبی امام بہ حق غیر بوتراب
یعنی بسانِ دُرِ نجف پاک گوہرم
ملعوں بود مخالفِ سلطانِ اولیاء
دارم امید ہم کہ ازیں کشت برخورم
از ہیچ یار روزِ جزا نیست یاورے
شکر خدا کہ من ز غلامانِ حیدرم
گر من محب حیدرِ خیبر کشا ستم !
مملوست از مناقب شبیر و شبرم
ہادی خلق موسیٰ کاظم کہ از کرم
باشد طواف درگہہ اوج اکبرم !
ہستم بجاں ز جملہ غلامان عسکری
زاں بیشتر کہ رخت بقا زیں جہاں برم

ایشاں ز جنس دیگر و من نوع دیگرم
معجز بود کلام بلاغت نظام من !
در نظم و نثر معنی گوہر تونگرم !
آرم بجفت جواہر تحقیق چوں صدف
دل مخزن خزائن معنی است در برم
خواہم بسوئے مقصد اعلیٰ پرم ولے
اندم دریں بساط گرفتار و ششدرم
من پیرو محمدؐ و آلِ محمدؐ ام
گر بگذرد بخاطر من خاک بر سرم
تا من حدیث لحمک لحمی شنیدہ ام
گر فی المثل پدر بود و یا برادرم
روز جزا کہ خلق ہمہ العطش زنند
باشد علیؓ و آل نبی یار و یاورم
مدح امیر نخل بود در مذاق جاں
کمتر ہزار بار غلامان قنبرم
در پیروی ہادی دیں شاہ عابدیں
باشد بسوئے روضۂ فردوس رہبرم
غیر از نقی بداں و بغیر از نقی مخواں
منت خدائے راکہ ازاں جیل عسکری
یا رب بود بحشر بہ لعنت باں گروہ

من عیسیٰ زمانم و ایں خلق مردہ دل
نسبت بشاعرانِ جہاں من پیمبرم
در جستجوئے گوہر تحقیق دم بدم
ہر گہہ کہ در محیط فنا غوطہ میخورم
جانم فدائے بہجت قدس است ای من بر حرص
آلودہ آں گل است کہ در خاکداں برم
گر کلبہ ام تہی ست ز اسباب دنیوی
باشد بہ فقر و فاقہ جوانشاں مفاخرم
پاک است اعتقاد بہ شاہ نجف مرا
از جاں محب احمدؐ و مولائے حیدرمؑ
گشتم نہال مہر علی در ضمیر دل !
دارم امید لطف ز ساقی کوثرم
باشد در مدینۂ علیؓ شوہر بتول رضؓ
خوشتر ہزار مرتبہ از شہد و شکرم
اوراق کائنات چو اوراق آسماں
در ملت محمدؐ و در دین جعفرم
شاہ رضا کہ قبلۂ ارباب حاجت است
مانع ز کفر و حامی شرع مطہرم !
خواہم ظہور مہدی آخر زماں ولے
تا شور و شر بسر نہ رود روز محشرم

المختصر حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ بیس سال چھ ماہ چار دن بمقام مکن پور قیام فرما

فرمارہے' اس عرصۂ قیام میں ہزاروں سادھوں جوگی آپ کے پاس بغرض بحث و مباحثہ آئے اور آپ کی عبادت و ریاضت کے قائل ہو کر مشرف باسلام ہوئے چند دن آپ کی تربیت روحانی سے فیوض حاصل کر کے مختلف مقامات پر پہونچکر تبلیغ واشاعت میں مصروف ہو گئے۔

غرضکہ وہ زمانہ قریب آیا کہ جب آپ اس جہان فانی کو ظاہری طور پر ترک فرما کے اپنے معبود حقیقی سے وصل قطعی حاصل کریں چنانچہ آپ نے اپنے تمام خلفاء و مریدین کو جمع فرما کر مختصر سا خطبہ ارشاد فرمایا۔ بعد حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کہ میرا الحمد وللہ پیمانۂ عمر لبریز ہوا، اور میں اپنے رحیم و کریم قادر مطلق کے دربار میں حاضر ہونیوالا ہوں تم لوگ جوانب ہندوستان میں مختلف مقامات پر مقیم ہو کر تبلیغ دین متین کرو ۔ اس کے بعد حضرت خواجہ ابو محمد ارغون رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے روبرو مسند جانشینی پر بٹھایا۔ اور اپنے سر اقدس سے دستار یعنی صافہ اُتار کر حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون ؒ کے سر مبارک پر رکھ کر اپنا جانشین بنا دیا اور فرمایا کہ اب میرا دنیا سے رخصت ہونے کا وقت قریب آگیا ہے' میں نے خود اپنے سامنے اس کو اپنا جانشین مقرر کر دیا ہے تاکہ میرے بعد کسی کو جھگڑا کرنے کا مجال نہ ہو اور ارشاد فرمایا تمام حاضرین مجلس سے کہ جو کوئی مشکل پیش آئے تو ان کی طرف رجوع کرنا ۔ باقی میری روح جس طرح اب تم لوگوں کی باطنی پرورش کرتی ہے انشاء اللہ وصال کے بعد بھی اسی طرح کرتی رہے گی' اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ میرے جنازے کی نماز مولانا حسام الدین سلامتی پڑھائیں گے یہ اس وقت موجود نہ تھے جونپور میں تھے یکایک ان کو حضرت کے وصال کا حال ۱۷ جمادی الاول ۸۳۸ھ کو معلوم ہوا اور وہ وہاں سے چل دیئے' یہاں حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ نے حجرے کا دروازہ بند کر لیا' مولانا حسام الدین سلامتی رحمۃ اللہ علیہ جب حاضر دربار ہوئے دیکھا کہ دروازہ حجرہ کا بند ہے انھوں نے دستک دی دروازہ کھل گیا دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت امام العاشقین سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ نہلائے اور کفنائے ہوتے موجود ہیں معلوم ہوا کہ یہ کام مردان غیب کا تھا' اس کے بعد تمام خدام اور خلفائے معظم اور چہار اطراف سے جو لوگ حضرت کے وصال کی خبر سنکے آئے تھے اٹھایا اور مخصوص جگہ رکھ کر مولانا حسام الدین سلامتی ؒ نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد وہ جسد اطہر کہ جو تمام عمر اسلام کی خدمت میں ہر پہلو سے کوشاں رہا تھا' جس پر کبھی نہیں بیٹھتی تھی جس کا کپڑا میلا پرانا نہیں ہوتا تھا جو دنیا میں روزہ دار تھا' جس کا چہرہ مرکز تجلیات پروردگار عالم بن گیا تھا دفن کر دیا گیا ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔

قصیدہ در توصیف سرکار سرکاراں امام العالمین سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ

مصنفہ شاہ عبدالرزاق صاحب صاحبزادے حضرت محبوب سبحانی عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

اے جگر گوشہ محمدؐ اے حبیب کردگار　　اے گل گلزار حیدر چوں امیر شہسوار
اے چراغ دین احمدؐ ہم شبستان بہار　　عاشق مقصود مطلق محرم پروردگار

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدین مدار

قرۃ العین محمدؐ اے جگر گوشہ علیؓ　　یک نظر فرما برائے مصطفٰے خیر النبیؐ
رونق باغ ولایت محرم راز خفی　　اے امیر تاج الوری فیض بخش معنوی

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدین مدار

واقف علم لدنی اے شہ قطب المدار　　محرم سر حقیقت بادشاہ نامدار
گوہر مقصود عالم مظہر پروردگار　　ناظم دین محمدؐ اعظم عمدا افتخار

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدین مدار

اے سرور جملہ عالم حامئ تاج ولا　　مقتدائے اہل عرفاں واقف راز خدا
از مکن پور تا خراساں فیض بخش ہر گدا　　ساکنان عالمیں کہ دند بر تو جاں فدا

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدین مدار

محرم ہر ناتواں دردمنداں توئی　　دائمی ہر بیکساں را دست درمان توئی
شافعی ہر عاصیاں را فیض شاہاں توئی　　تاج بخش ہر گدا را گنج سلطان توئی

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدین مدار

من چہ گویم در حیات اے شہ روشن ضمیر　　ہادئ ہر گمراہاں را عاصیاں را دستگیر
ما جرم حد ماندہ ام افتادہ ام جان اسیر　　نگہ دبہ حال عاصی التجا دارد فقیر

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدین مدار

من نگویم وصف تو جز آفریں صد آفریں | فیض تو جاری و ساری بر سر دنیا و دیں

معدنِ جود و عنایت ساکنِ عرشِ بریں | صمدیت از مرتبت حاصل شدہ نور یقیں

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

بر ہمہ عالم شاہا تو فیض بار خاص و عام | یک نظر فرما برائے مصطفٰے خیر الانام !

از ازل ہستم غلامم کوئے تو دارم مقام | آمدم روئے خجالت دستگیری کن مدام

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدین مدار

ناتوانم بیقرارم خاکسارم چشمِ زار | پر گناہم شرمسارم زار و انم دل فگار

دردمندم مستمندم جان سوزم اشکبار | خستہ جانم داغ دارم از فراقت آشکار

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

آمدم از روئے عصیاں اے شہ عالی ہمم | لطف کن برایں گدائے پیش خود دارم حرم

چوں بیایم کوئے تو نازاں شوم بر قسمتم | می کنم فریاد ہر دم کن بدیع الدیں کرم

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

عاصی عبد الرزاق قادریہ ام نسب | دور کن از لطف رحمت ایں ہمہ رنج و غضب

آمدہ درگاہ شاہا با ہمہ عجز و ادب | مادرانم جاں خواہم من نمی دانم سبب

کن کرم بہر خدا سید بدیع الدیں مدار

ابراہیم شرقی نے جب حال وصال قطب المدار رضی اللہ عنہ سنا بیقرار ہوگیا فوراً چند مصاحبین و وزیران سلطنت کو لے کر حاضر آستانہ والا شان ہوا چونکہ جانشین قطب المدار رضی اللہ عنہ حضرت سید خواجہ ابو محمد ارغون رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور مزار اقدس پر حاضر ہوکر زمین بوس ہوا۔ قبۂ انور اور حجرہ اول کی چہار دیواری تعمیر کرادی اس کے بعد چند دن قیام کر کے پھر جونپور واپس گیا اور انتقال ہوگیا اس نے بھی اس دنیائے دار فانی کو خیرباد کہا اس کی مزار جونپور میں ہے یہ شرقیہ حکومت کا آخری بادشاہ تھا۔ اس کے مرتے ہی سلطنت جونپور کا خاتمہ ہوگیا۔

کتاب ملنے کا پتہ :- دار النور قصبہ مکن پور شریف ڈاکخانہ خاص ضلع کانپور۔